۱۲۔ پُرندر کا محاصرہ اور صلح

سورت پر چھاپا مارا : اس کامیابی کے بعد شیواجی مہاراج خاموش نہیں بیٹھے۔ شہنشاہ اورنگ زیب کی فوج مہاراشٹر پر حملے کرتی تھی، اس لیے شہنشاہ پر اپنا اثر و رعب بٹھانے کے لیے شیواجی مہاراج نے شہر سورت پر چھاپا مارا۔ کہاں پونہ اور کہاں سورت! اس زمانے میں سورت مغلوں کے اقتدار والے علاقے کی بڑی تجارتی منڈی تھی۔ یہاں روپے پیسوں کی ریل پیل تھی۔ شیواجی مہاراج نے سورت پر چھاپا مار کر لاکھوں روپے لوٹے۔ سورت کی لوٹ میں شیواجی مہاراج نے اپنے اصول ترک نہیں کیے۔ انھوں نے چرچ اور مسجدوں کو نقصان نہیں پہنچایا۔ خواتین کو پریشان نہیں کیا۔

سورت پر اس حملے کی وجہ سے شہنشاہ کو بے حد غصّہ آیا۔ انھوں نے مراٹھا سلطنت کو تباہ و برباد کرنے کا ارادہ کیا۔ اپنے مشہور اور طاقتور سپہ سالار مرزا راجے جے سنگھ کو شیواجی مہاراج پر حملہ کرنے کے لیے روانہ کیا۔ ان کے ساتھ اپنے وفادار سردار دلیر خان کو بھی بھیجا۔ زبردست خزانہ اور بے حساب گولہ بارود بھی دیا۔ جے سنگھ اور دِلیر خان بہت بڑی فوج لیے ہوئے دکن میں آن پہنچے۔ سوراج پر بڑی مصیبت آئی۔

سورت کی مہم سے لوٹنے کے بعد ۱۶۶۴ء میں شیواجی مہاراج کو کرناٹک سے ایک بری خبر ملی۔ شاہ جی راجے شکار

پُرندر کا قلعہ

کھیلنے کے دوران ایک حادثے کا شکار ہوکر فوت ہوگئے۔ شیواجی مہاراج اور جیجابائی پرغم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا۔ اپنی والدہ کے گلے سے لگ کر انھوں نے ان کے غم کو کم کرنے کی کوشش کی۔

پرندر قلعہ پر مغلوں کا محاصرہ : پرندر شیواجی مہاراج کا بڑا مضبوط قلعہ تھا۔ دلیر خان سمجھتے تھے کہ جب تک اس قلعے پر قبضہ نہ ہو شیواجی کی قوت کم نہ ہوگی۔ اس لیے دلیر خان نے بڑی فوج کے ساتھ پُرندر قلعہ کا محاصرہ کرلیا۔ قلعہ دار مرار باجی بڑے بہادر تھے۔ ان کے زیر دست سپاہی بھی دلیر اور بہادر تھے۔ مرار باجی اپنے بہادر سپاہیوں کو لے کر مقابلے کے لیے تیار ہوگئے۔

دلیر خان کی توپیں گرجنے لگیں۔ توپ کے سرخ سرخ گولے قلعہ کی دیواروں پر برسنے لگے، لیکن مرار باجی اور ان کے ماولے ساتھی ڈٹے رہے۔ انھوں نے مقابلہ اور تیز کردیا۔ مغلوں نے توپوں سے زبردست گولہ باری کی جس کی وجہ سے ایک بُرج ٹوٹ گیا اور مغل سپاہی قلعے میں گھس آئے۔ دلیر خان نے بُرج فتح کرلیا۔ مراٹھوں نے قلعے کے بالائی حصّے میں پناہ لی اور لڑائی جاری رکھی۔ دلیر خان اپنی چھاؤنی سے یہ جنگ دیکھ رہے تھے۔

مرار باجی غصّے سے سرخ ہوگئے۔ انھوں نے پانچ سو ماولے ساتھیوں کا انتخاب کیا اور جوش اور ہمّت کے ساتھ مغلوں پر دوبارہ حملہ کردیا۔ بالائی قلعے کا دروازہ کھلا، ''ہر ہر مہادیو'' کا نعرہ لگاتے ہوئے مرار باجی اور ان کے ماولے ساتھی مغلوں پر ٹوٹ پڑے۔ تھوڑی دیر تک بڑی خونریز لڑائی ہوتی رہی۔ مغلوں کی فوج بہت بڑی تھی لیکن مراٹھوں نے اس فوج کو زبردست نقصان پہنچایا۔ آخر مغل پسپا ہوگئے۔ وہ جان بچا کر دلیر خان کی چھاؤنی کی طرف بھاگ کھڑے ہوئے۔

مرار باجی نے ان کا تعاقب کیا۔ مرار باجی کی فوج دلیر خان کی چھاؤنی میں گھس گئی۔ چھاؤنی میں بھگدڑ مچ گئی۔ چاروں طرف بھاگ دوڑ اور چیخ و پکار ہورہی تھی۔ دلیر خان تیزی سے ہاتھی پر سوار ہوئے۔ انھوں نے سامنے دیکھا۔ انھیں مرار باجی دِکھائی دیا۔ مرار باجی بڑی بہادری سے لڑ رہے تھے۔ ان کی تلوار کسی کا سینہ، کسی کی پیشانی تو کسی کا گلا چیر رہی تھی۔ وہ کسی کے قابو میں نہیں آ رہے تھے۔ ان کی شجاعت دیکھ کر دلیر خان حیران رہ گئے۔

مرار باجی کی بے مثال بہادری : دلیر خان کو دیکھ کر مرار باجی بھڑک گئے۔ ''کاٹ ڈالو، توڑ ڈالو، لاشیں گرا دو!'' اس طرح چیختے ہوئے وہ دشمن پر حملہ آور ہوئے۔ ان کی تلوار زور سے چلنے لگی۔ جو اس کے نیچے آتا مارا جاتا۔ اس اکیلے بہادر کو مغلوں نے چاروں طرف سے گھیر لیا۔ اتنے میں دلیر خان ہَودے سے چیخ کر بولے، ''ٹھہرو!'' مغل ٹھہر گئے۔ لمحہ بھر کے لیے پیچھے ہٹے۔ خان نے مرار باجی سے کہا، ''مرار باجی! تمھاری طرح کا تلوار باز میں نے آج تک نہیں دیکھا۔ تم ہم سے مل جاؤ۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ بادشاہ تمھیں سردار بنادیں گے۔ جاگیریں عطا کریں گے۔ انعامات سے نوازیں گے۔ مرار باجی نے دلیر خان کی بات سنی۔ غصّے سے ان کی آنکھیں سرخ ہوگئیں۔ انھوں نے بڑے غصّے سے کہا، ''ہم شیواجی مہاراج کے ساتھی ہیں، تمھارے وعدے سے ہمیں کیا؟ ہمیں کس چیز کی کمی ہے؟ تمھارے بادشاہ کی جاگیر کسے چاہیے؟'' مرار باجی نے خان کی طرف جست لگائی اور جو بھی راہ میں آیا اُسے بے دریغ ختم کرتے چلے گئے۔ دلیر خان نے ہَودے سے تیر چلایا، وہ تیر سیدھا مرار باجی کے حلق میں گھس گیا اور وہ زمین پر گر پڑے۔ ماولے ان کے مُردہ جسم کو اُٹھا کر قلعے میں لے گئے۔ قلعہ دار مارا گیا جس کا انھیں بے حد صدمہ ہوا لیکن

مُرار باجی دیشپانڈے اور دلیر خان کے درمیان لڑائی کا منظر

ایک مرار باجی مارا گیا تو کیا ہوا، ہم ایسے بہادر ہیں جو جواں مردی کے ساتھ لڑتے ہیں۔ یہ کہہ کر وہ ڈگمگائے بغیر دوبارہ لڑنے لگے۔

اس خبر کے ملنے پر شیواجی بہت دُکھی ہوئے۔ انھوں نے سوچا ہر قلعے پر ایک ایک سال تک لڑائی جاری رکھی جاسکتی ہے لیکن بلا وجہ آدمی مارے جائیں یہ ٹھیک نہیں۔

پرندر کی صلح : طاقت سے کام نکلتا نظر نہ آتا تھا۔ چالاکی بھی ناکام ہوگئی تھی۔ اس لیے پیچھے ہٹنا ہی مناسب تھا۔ شیواجی مہاراج نے مغلوں سے صلح کرنے کا ارادہ کرلیا۔ وہ خود جے سنگھ کے پاس گئے اور تدبیر سے کام لیتے ہوئے بولے،

''مرزا راجے! آپ راجپوت ہیں، ہماری تکلیف اور مشکلات آپ جانتے ہیں۔ بادشاہ کے حملوں سے مہاراشٹر برباد ہوگیا ہے۔ لوگ بدحال ہوگئے ہیں۔ عوام کی خوش حالی کے لیے ہم نے سوراج قائم کرنے کا بیڑہ اُٹھایا ہے۔ آپ بھی یہی کام کیجیے۔ میں اور میرے ماولے ساتھی آپ کا ساتھ دیں گے۔''

جے سنگھ بہت چالاک تھے۔ اس لیے انھوں نے شیواجی مہاراج کو صلح کرنے کی رائے دی۔ صلح نامے کے مطابق شیواجی مہاراج نے ۲۳ قلعے اور چار لاکھ ہُن (سونے کا سکّہ) مال گزاری کا علاقہ مغلوں کو دینا قبول کیا۔ یہ صلح نامہ ۱۶۶۵ء میں ہوا۔

شیواجی مہاراج اور مرزا راجے جے سنگھ کی ملاقات

صلح ہوجانے کے بعد جے سنگھ نے شیواجی مہاراج کو مشورہ دیا کہ وہ آگرہ جاکر بادشاہ سے ملاقات کریں۔ انھوں نے شیواجی کی حفاظت کی ذمّہ داری لی۔ جے سنگھ کے مشورے پر شیواجی مہاراج نے غور کیا۔ بادشاہ کا کیا بھروسا! انھوں نے اپنے بھائی کو بھی نہیں بخشا تھا، یہ بات شیواجی مہاراج جانتے تھے۔ پھر بھی اس کام کو بڑی ہوشیاری کے ساتھ انجام دینے کے بارے میں انھوں نے سوچا۔ انھوں نے جے سنگھ کو بتا دیا کہ وہ بادشاہ سے ملنے آگرہ جانے کے لیے تیار ہیں۔

مشق

۱۔ قوسین میں سے صحیح لفظ چن کر خالی جگہوں کو پُر کیجیے :

(الف) اس زمانے میں .... مغلوں کے اقتدار والے علاقے کی بڑی تجارتی منڈی تھی۔
(پونہ ، سورت ، دہلی)

(ب) پُرندر کے قلعہ دار .... بڑے بہادر تھے۔
(باجی پربھو ، تاناجی ، مرار باجی)

۲۔ ہر سوال کا جواب ایک جملے میں لکھیے :

(الف) شیواجی مہاراج نے شہر سورت پر چھاپا کیوں مارا؟

(ب) دلیر خان نے پرندر کا محاصرہ کیوں کرلیا؟

(ج) شیواجی مہاراج نے مغلوں سے صلح کیوں کی؟

(د) پُرندر کے صلح نامے کے تحت شیواجی مہاراج نے مغلوں کو کیا کیا دینا قبول کیا؟

۳۔ دو تین جملوں میں جواب لکھیے :

(الف) مرار باجی کی بہادری دیکھ کر دلیر خان نے ان سے کیا کہا؟

(ب) مرار باجی نے دلیر خان کو کیا جواب دیا؟

۴۔ سبق میں آنے والے ناموں کے پہلے حرف سے لفظ پورا کیجیے :

(الف) ش ....

(ب) ا ....

(ج) د ....

(د) مُ ....

(ہ) ج ....

عملی کام :

اپنے اطراف کے قلعے کی سیر کیجیے۔ اپنے استاد سے اس قلعے کے بارے میں معلومات حاصل کیجیے۔